جلد ۲۹ | ۳ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ | ۳ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں مولوی محمد علی صاحب کا ذکر

جناب مولوی محمد علی صاحب کی شان کی بلندی اور ان کے حق پر ہونے کے متعلق حال میں "پیغام صلح" نے اگر ایک پرانا مضمون دوبارہ نقل نہیں کیا۔ تو سابقہ پیش کردہ حوالوں کو دوہرایا ضرور ہے۔ چنانچہ ۳۰۔ مئی ۱۹۴۱ء کے "پیغام صلح" میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو تین تحریرات درج کرنے کے بعد لکھا ہے:

"جس شخص کو حضور نے متقی۔ غریب طبع۔ باحیا۔ نیک اندرون کے پیارے الفاظ سے یاد کیا۔ اس شخص پر آج کس طرح گند اچھالا جا رہا ہے۔ اور اس بے نفس اور درویش منش انسان سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لئے کس قدر اخلاق سوز طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں"

"گند اچھالنے اور اخلاق سوز طریقے اختیار کرنے" کی بحث الگ چیز ہے جسے اس وقت چھیڑنا خلط مبحث ہوگا۔ اس سلسلہ میں تو صرف اتنا ہی اشارہ کافی ہے۔ کہ ہم سامعہ "پیغام صلح" کو کئی بار چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ دونوں جماعتوں کے آرگنوں (الفضل اور پیغام صلح) کے گزشتہ چند ماہ کے فائلوں کی بناء پر اس امر کا فیصلہ کسی غیر جانب دار ثالث سے کرا لیا جائے۔ کہ دونوں میں سے گند اچھالنے اور اخلاق سوز طریقے اختیار کرنے کا مرتکب کون ہوا ہے یا پھر یہ طریق بھی اس فیصلہ کے لئے اختیار کیا جا سکتا ہے کہ "پیغام صلح" کو "الفضل" میں اچھالا ہوا جو گند ہے۔ وہ اسے پیش کر دے۔ اور ہم "پیغام صلح" کے پرچوں میں اچھالا ہوا گند پیش کر دیں۔ اس طرح پبلک کو صحیح فیصلہ پر پہونچنے میں مدد مل سکے گی۔ لیکن آج تک "پیغام صلح" نے ان میں سے کوئی بات بھی منظور نہیں کی

باقی رہا مولوی محمد علی صاحب کی شان کا سوال۔ اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو تین جگہ اپنی تحریرات میں مولوی صاحب موصوف کا ذکر کیا ہے۔ اور اپنی فراست کی بناء پر ان کے متعلق بعض حسن ظنیوں کا اظہار فرمایا ہے۔ اور نیک توقعات وابستہ کی ہیں جن سے پیغام کے مضمون نگار نے یہ استدلال کیا ہے کہ جناب مولوی صاحب سے کسی غلطی کا صدور ناممکنات میں سے ہے اور کبھی ہو نہیں سکتا۔ کہ ان کے عقائد میں کسی قسم کی لغزش پیدا ہو سکے۔ اور وہ کوئی غلط قدم اٹھا سکیں مگر "پیغام صلح" کی اس خوش فہمی کی تردید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد دوسری واضح تحریرات ملکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ الہام اور رؤیا سے ہو جاتی ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" (البدر ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء)

اس رؤیا سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ ایک وقت مولوی محمد علی صاحب صالح تھے اور اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو "جوان صالح" لکھا۔ اور پھر "نیک ارادہ رکھتے تھے" اس لئے ان کے متعلق یہ امید ظاہر فرمائی۔ کہ "جوان موصوف خدا تعالےٰ کی راہ میں ترقی کرے گا۔ اور تقوےٰ اور محبت دین پر ثابت قدم رہ کر ایسے نمونے دکھائیگا جو ہم جنسوں کے لئے پیروی کے لائق ہونگے" گویا یہ مستقبل کے متعلق نیک امیدیں تھیں۔ وہاں اس رؤیا سے یہ بھی ثابت ہے کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی مولوی محمد علی صاحب پر وہ وقت آ گیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ صفات پیدا کرنے کی بجائے ان کی حالت ان الفاظ کی مصداق بن گئی کہ "آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے"

گویا یہ زمانہ ماضی کی بات تھی۔

پھر یہ حالت ہو گئی کہ جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھنا بھی نہیں چاہتے بلکہ آپ سے دور بھاگتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں کہا جا رہا ہے۔ کہ "آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"

ظاہر ہے۔ کہ جس شخص کی رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ حالت اس وقت بتائی گئی۔ جب وہ بڑا مخلص۔ اور دین کا خادم سمجھا جاتا تھا۔ اور جو آج حرف بحرف پوری ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق اب قطعاً یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس وقت بھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کا مصداق ہے۔ جو مذکورہ بالا رؤیا سے قبل کے ہیں:۔

لیکن ان سب باتوں کے علاوہ ایک اور امر اس ضمن میں خاص طور پر قابل غور ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے چند نیک توقعات کا اظہار یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ ان کی موجودہ حالت کو مبنی برحق سمجھا جائے۔ تو وہ انسان جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گود میں پرورش پائی۔ جو حضور کی براہ راست نگرانی اور تربیت کے ماتحت پروان چڑھا جس کی پیدائش سے قبل حضور کو اللہ تعالےٰ نے خوشخبری دی۔ اور جس کی آئندہ زندگی کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے کئی بشارتیں دی گئیں۔ متعدد الہامات الٰہی میں جسے نہائت بلند مرتبت قرار دیا گیا اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ جس کے متعلق حضور علیہ السلام عمر بھر دعائیں فرماتے رہے اسکی صداقت پر کس طرح شک وشبہ کیا جاسکتا ہے

مدینۃ المسیح

قادیان یکم احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو دو دن سے شام کو حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو اب آرام ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ۳۱ مئی کو ۱۰ بجے شب فنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والوں کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کردی۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے شاہدرہ کے مناظرہ میں شمولیت کے لئے شیخ عبد القادر صاحب لاہور سے۔ مولوی محمد سلیم صاحب کوٹ مومن سے اور مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب مرکز سے بھیجے گئے۔

مولوی عبد الغفور صاحب ضلع سرگودہا میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں ؏

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے

مرزا مبارک احمد پسر جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی بیماری کا علم سب احباب کو ہو چکا ہوگا۔ وہ اس وقت امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ چند دن ہوئے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے ان کے لئے دعا کی تحریک کی تھی۔ اور مجھے یقین ہے کہ احباب نے اس طرف ضرور توجہ کی ہوگی۔ جس کے لئے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر چونکہ بعض طبائع کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ ان کو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد یاد دہانی کرائی جائے۔ اس لئے میں آپ سے پھر ایک دفعہ دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ دعا کرینگے۔ اللہ تعالےٰ نے اگر اپنے بندے کو کوئی بڑا ہتھیار دیا ہے۔ تو وہ دعا ہی ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں جبکہ تمام قومیں یہ ہتھیار کھو چکی تھیں۔ حتیٰ کہ مسلمان بھی اس سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے مبعوث فرما کر اس کی اہمیت پھر ظاہر کی۔ آپ لوگ چونکہ اسی مامور کی جماعت ہیں اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ ضرور درد دل اور خلوص کے ساتھ مرزا مبارک احمد کی صحت کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں گے۔

آپ کا ایک بھائی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب یکم ہجرت سے ۲۰ ہجرت ۱۳۲۰ ہش تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؏

۱۵۹۹۔ رحمت علی صاحب گورداسپور
۱۶۰۰۔ عبد العزیز صاحب "
۱۶۰۱۔ مجیدہ بیگم صاحب "
۱۶۰۲۔ کریم بی بی صاحبہ "
۱۶۰۳۔ عمری صاحبہ "
۱۶۰۴۔ بشیراں بی بی صاحبہ "
۱۶۰۵۔ مہتاب الدین صاحب "
۱۶۰۶۔ عبد المجید صاحب "
۱۶۰۷۔ محمد صدیق صاحب "
۱۶۰۸۔ حسن بی بی صاحبہ "
۱۶۰۹۔ مہر الدین صاحب "
۱۶۱۰۔ فضل الدین صاحب "
۱۶۱۱۔ برکت علی صاحب "
۱۶۱۲۔ رحمت علی صاحب "
۱۶۱۳۔ شاہ محمد صاحب "
۱۶۱۴۔ سروری خانم صاحبہ پٹنہ
۱۶۱۵۔ زیب النساء صاحبہ "
۱۶۱۶۔ صالحہ خاتون صاحبہ "
۱۶۱۷۔ ابو البیان غلام علی صاحب گجرات
۱۶۱۸۔ امیر بخش صاحب سیالکوٹ
۱۶۱۹۔ محمد علی صاحب "
۱۶۲۰۔ فضل بی بی صاحبہ لائل پور
۱۶۲۱۔ عبد الصمد لون صاحب اننت ناگ (کشمیر)
۱۶۲۲۔ غلام احمد صاحب "
۱۶۲۳۔ اہلیہ غلام احمد صاحب اننت ناگ کشمیر
۱۶۲۴۔ زیبہ بانو صاحبہ "
۱۶۲۵۔ اہلیہ خواجہ غلام احمد لون صاحب اننت ناگ کشمیر
۱۶۲۶۔ حاکم علی صاحب ہوشیارپور
۱۶۲۷۔ محمد نصیر الدین صاحب پٹنہ
۱۶۲۸۔ عبد العزیز صاحب گورداسپور
۱۶۲۹۔ محمد صدیق صاحب "
۱۶۳۰۔ غلام محمد صاحب گورداسپور
۱۶۳۱۔ فیروز الدین صاحب "
۱۶۳۲۔ علی محمد صاحب "
۱۶۳۳۔ ولی محمد صاحب "
۱۶۳۴۔ محمد رفیق صاحب "
۱۶۳۵۔ ناظر حسین صاحب "
۱۶۳۶۔ مہر الدین صاحب امرتسر
۱۶۳۷۔ برکت علی صاحب "
۱۶۳۸۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۱۶۳۹۔ خوشی محمد صاحب گورداسپور
۱۶۴۰۔ عبد العزیز صاحب "
۱۶۴۱۔ محمد حسین صاحب "
۱۶۴۲۔ اللہ رکھی صاحبہ "
۱۶۴۳۔ بشیرہ بی بی صاحبہ بنت محمد حسین صاحب "
۱۶۴۴۔ جان محمد صاحب "
۱۶۴۵۔ بشیرہ بی بی صاحبہ بنت غلام حسین صاحب "

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا۔ (۱) اخوند محمد اکبر صاحب مہاجر قادیان کا نواسہ اور نواسی جو توام پیدا ہوئے تھے تین ہفتہ کے بعد فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی ماں عرصہ سے بیمار اور شدید تکلیف میں ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (۲) سید محمد اسمٰعیل صاحب قادیان کی نواسی حمیدہ بنت سید لال شاہ صاحب بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ (۳) شیخ جان محمد صاحب کھارہ متصل قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۴) حاجی ممتاز علی صاحب کارکن نور ہسپتال کو پہلے سے افاقہ ہے پوری صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح۔ ۹ مئی ۱۹۴۱ء حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی نے مسجد احمدیہ میں اپنے صاحبزادہ سید مسعود مبارک شاہ صاحب کا نکاح عزیزہ شریفہ بیگم بنت سید عبد الرزاق شاہ صاحب سے بعوض پانچ سو روپیہ مہر پڑھا۔ عزیز سید مسعود مبارک لاہور کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے موجب خیر و برکت فرمائے۔

خاکسار محمد شریف سیکرٹری تبلیغ احمدیہ نیروبی

تعلیم و تربیت

عباداتِ الٰہیہ کی غرض مدنظر رہے

اسلام نے جس قدر عبادات اپنے ماننے والوں پر فرض کی ہیں۔ اُن سب کی غرض جہاں محبت الٰہی پیدا کرنا ہے۔ وہاں یہ بھی ہے۔ کہ انسان کے اندر خشیت الٰہی پیدا ہو۔ اس کا دِل خدا تعالےٰ کے حضور جھکا ہے اور خدا کے احکام کو صرف اس کی رضا جوئی کے لئے بجا لایا جائے۔

اگر ایک شخص بظاہر احکام الٰہیہ کی پابندی کرتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے۔ اور دیگر احکام شرعیہ بجا لاتا ہے۔ لیکن اس میں مذکورہ غرض نہیں پائی جاتی۔ اس کا دل خدا تعالےٰ کے حضور جھکا نہیں رہتا۔ اور خشیت اللہ اس کے پاس نہیں پھٹکتی۔ تو اس کے متعلق کہا جائے گا۔ کہ وُہ عبادت کی غرض کو پورا نہیں کرتا۔

قرآن کریم میں مومن کی صفات میں مذکور ہے۔ وھم من خشیۃ مشفقون۔ کہ مومن خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔ نیز فرمایا۔ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوٰتھم خٰشعون کہ مومن اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرتے ہیں۔ ایک مقام میں آیا ہے وانّ منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ کہ ایسے بھی دِل ہیں۔ جو خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔

ایک دوسرے مقام میں فرمایا۔ انّما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کہ خدا کے بندوں میں سے عالم لوگ ہی اُس سے ڈرتے ہیں۔ اس آیت میں علماء سے مُراد علمائے ظواہر نہیں بلکہ عارف لوگ ہیں۔ جو خدا تعالےٰ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کی معرفت حاصل کئے ہوتے ہیں۔ اور علم رُوحانی کے حامل ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی علم کے متعلق فرماتے ہیں ؎

علم آں بُود کہ نورِ فراست رفیق اوست
ایں علم تیرہ را بہ پشیزے نمے خرم

جس قدر کوئی اس علم میں حصّہ وافر رکھتا ہے۔ اُسی قدر زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوتا ہے۔ و نعم ما قیل:-

ہر چہ عارف تراست ترساں تر

پس اصل چیز خشیت الٰہی ہے جو مومن کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے احادیث میں آیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ جس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں کو نصیحت کی۔ کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی نعش جلا دی جائے۔ اور اس کی راکھ کچھ ہوا میں اڑا دی جائے۔ اور کچھ سمندر میں ڈال دی جائے۔ اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ لکھا ہے۔ کہ خدا نے ہوا اور سمندر کو سب راکھ جمع کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ راکھ جمع کی گئی۔ اور اُس شخص کا ڈھانچہ طیار کر کے اس سے دریافت کیا گیا۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ خدایا تیرے ڈر سے۔ کیونکہ مجھ سے اس قدر قصور سرزد ہو چکے تھے۔ کہ مجھے قطعاً بخشش کی امید نہ تھی۔ اس لئے میں نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ کہ میری نعش جلا کر راکھ ہوا اور پانی میں ملا دینا۔ تا کہ میں پیش ہی نہ ہو سکوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا نے اس کی اس خشیت اور ڈر کے مدنظر اُسے بخش دیا۔

سبحان اللہ۔ خدا تعالےٰ بھی کیا ذرہ نواز ہے اور کتنا مہربان اور رحم کرنے والا ہے مگر افسوس کہ بندہ اسکی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ورنہ اس کی رحمت تو بہت وسیع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ خدا اپنے بندہ کو بخشنے کے لئے بہانہ ڈھونڈتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے احباب کا فرض ہے کہ وُہ اپنی عبادات کے وقت عبادت کی غرض کو نہ بھولیں۔ رسمی طور پر عبادت بجا لانا ایک بے معنی بات ہے۔

خاکسار۔ قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ قادیان

بہشتی مقبرہ کی تنظیم کی غرض مالی منفعت نہیں

(۱)

ان بیجا اعتراضات میں سے جو مخالفین اسلام بالخصوص عیسائیوں کی طرف سے اسلامی تعلیم پر کئے گئے۔ ایک یہ بھی ہے کہ اسلام عبادات کے ظاہری ارکان پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اور اصل مغز یعنی دل کی عبادت کو اس کے اہم مقام سے گراتا ہے اس کا جواب مسلمانوں کی طرف سے مختلف رنگوں میں دیا گیا۔ ایک جواب یہ بھی ہے کہ اسلامی احکام دو قسم پر منقسم ہیں۔ احکام اصلی اور احکام تابع یا محافظ اصلی۔ ان میں سے پہلی قسم یعنی احکام اصلی مقصود بالذات ہیں۔ اور ان کی حیثیت مرکزی حیثیت ہے اور دوسری قسم یعنی احکام تابع یا محافظ اصلی پہلی قسم کے احکام کی حفاظت اور پاسبانی کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ وہ مقصود بالذات نہیں لیکن اپنی ضرورت اور اہمیت کی وجہ سے فرائض میں داخل ہیں۔ اور ان پر بلا مجبوری عمل پیرا نہ ہونا احکام اصلی کی بجا آوری میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ مثلاً اصل نماز دل کی نماز ہے۔ اور اصلی حکم اسی نماز کا ہے لیکن اس نماز کی حفاظت کے لئے اسلام نے ظاہری ارکان قیام۔ رکوع اور سجود کی بجا آوری کا حکم دیا ہے۔ یہ احکام مقصود بالذات نہیں۔ ہاں اس حکم کے جو مقصود بالذات ہے۔ محافظ ضرور ہیں۔ اب اس بات کا ثبوت کہ اسلام ارکان ظاہری کو مقصود بالذات نہیں گردانتا۔ اور نہ ان پر حد سے زیادہ زور دیتا ہے۔ یہ ہے کہ مجبوری کی حالت میں اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ظاہری ارکان کو چھوڑ دیا جائے۔ اور بغیر ان کی بجا آوری کے نماز ادا کر لی جائے۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہے۔ اور کھڑا نہیں ہو سکتا۔ تو اس کے لئے اجازت ہے کہ بیٹھ کر فریضہ نماز ادا کرے۔ اور اگر بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور اگر اشارہ کرنے سے بھی معذور ہے۔ تو بغیر اشارہ کے ہی نماز ادا کر سکتا ہے۔ پس اسلام کی اس تعلیم سے ثابت ہے۔ کہ اسلام ظاہری ارکان کو مقصود بالذات قرار نہیں دیتا۔ کیونکہ اگر اسلام کے نزدیک یہ مقصود بالذات ہوتے تو کسی حالت میں بھی ان کو ترک کرنے کی اجازت نہ دیتا اصل نماز یعنی دل کی نماز کا ہر حالت میں قائم رہنا اس بات کی محکم دلیل ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک مقصود بالذات دل کی نماز ہے اور ظاہری ارکان کا مجبوری کی حالت میں ساقط ہو جانا۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ یہ مقصود بالذات نہیں۔ کہ اصل نماز کی حفاظت کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ پس مخالفین اسلام کا یہ اعتراض بے حقیقت ہے کہ اسلام ظاہری ارکان کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ اور ان کو مقصود بالذات قرار دیتا ہے۔

(۲)

جب اسلام کے نور پر امتداد زمانہ کی وجہ سے بدعات کی گرد و غبار پڑ گئی۔ اور اس کا حقیقی اور روشن چہرہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ تو خدائے ذوالجلال نے دوبارہ اسلامی نور پھیلانے۔ اور اس کے چہرہ کو گرد و غبار سے صاف کرنے کے لئے احمدیت کو قائم کیا حق کے دشمنوں نے اس الٰہی تحریک کو بھی اعتراضات کا نشانہ بنا کر اپنا حق دشمنی ادا کیا۔ ان اعتراضات میں سے جو تعلیم احمدیت پر کئے گئے بہشتی مقبرہ کی تنظیم پر بھی اعتراض کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ بہشتی مقبرہ سے بانی سلسلۂ احمدیہ کی غرض مالی فائدہ حاصل کرنا تھی۔ ورنہ اس سے کوئی روحانی یا دینی فائدہ مقصود نہ تھا۔ ہماری طرف سے بارہا جواب دیا گیا۔ کہ اس تنظیم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد قطعاً مالی منفعت حاصل کرنا نہ تھا۔ بلکہ یہ نظام الٰہی حکم کے ماتحت اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے قائم ہوا۔ جو حدیث میں یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ کے الفاظ میں ہے یعنی مسیح موعود جنت میں لوگوں کو انکے درجات بتائیگا۔ لیکن مخالفین میں سے ایک طبقہ ان دلائل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

بہر حال سنجیدہ اور فہمیدہ لوگوں کے اطمینان کے ساتھ اس اعتراض کا جواب دیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہشتی مقبرہ میں داخلہ کی شرائط میں سے چوتھی شرط یہ تحریر فرمائی ہے۔ کہ "ہر ایک جو ایسا ہو کہ اس کی کوئی بھی جائداد نہیں۔ اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ وُہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں داخل ہو سکتا ہے۔" (الوصیت)

پھر ضمیمہ میں نمبر ۱۸ پر فرماتے ہیں:"اگر کوئی کچھ بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو۔ اور باایں ہمہ ثابت ہو۔ کہ وہ ایک صالح درویش ہے۔۔۔۔ تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے" (الوصیت) معترضین غور کریں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصود بالذات روپیہ یا مالی فائدہ حاصل کرنا تھا۔ تو مجبوری کی حالت میں مالی شرط کو کیوں اڑا دیا۔ اور صرف نیکی اور تقوےٰ کی وجہ سے بغیر مالی خدمت کے بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی کیوں اجازت دی۔ اگر روپیہ یا مال مقصود بالذات ہوتا تو حضور مالی شرط کو بہشتی مقبرہ میں داخلہ کے لئے ہر حالت میں ضروری قرار دیتے۔ لیکن آپ کا ایسا نہ کرنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ مال کا حصول آپ کا مقصد نہ تھا۔ بلکہ اصل مقصد نیکی اور تقوےٰ قائم کرنا اور فروغ دینا تھا۔ اسی لئے یہ شرط ہر حالت میں قائم رکھی۔ جس طرح نماز کے ظاہری ارکان کا مجبوری کی حالت میں ساقط ہو جانا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ وہ مقصود بالذات نہیں۔ اسی طرح مالی شرط کا مجبوری کی حالت میں ساقط ہو جانا اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ مال کا حصول مقصود بالذات نہیں۔ ہاں اصل مقصود یعنی نیکی اور تقوےٰ کا محافظ ضرور ہے۔ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون یعنی تم اس وقت تک نیکی کا بلند مقام حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنی محبوب چیزوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی شرط اس لئے لگائی۔ کہ یہ نیکی اور تقوےٰ کے لئے ضروری اور ان کی محافظ تھی۔ ورنہ اگر مال مقصود بالذات ہوتا۔ تو حضور بغیر مال کی ادائیگی کے بہشتی مقبرہ میں کسی صورت میں بھی دفن ہونے کی اجازت نہ دیتے۔

(۳)

اس اعتراض کا لغو ہونا اس امر سے بھی ثابت ہے۔ کہ اگر بہشتی مقبرہ کی تنظیم کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کا مقصد روپیہ یا مالی فائدہ حاصل کرنا تھا تو چاہیئے تھا۔ کہ آپ مالی آمدنی کو اپنے قبضہ میں رکھتے۔ تاکہ اپنی ضروریات پر بلاتوقف خرچ کر سکتے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس تمام آمدنی کو ایک بادیانت انجمن کے سپرد کیا۔ اور اس روپیہ کا دینی مصرف بھی مقرر فرما دیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔"یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد ہوگی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرینگے۔ (شرط نمبر۲) کیا یہ شرط اس بات کی واضح دلیل نہیں۔ کہ حضور نے یہ تنظیم کسی مالی فائدہ کے حصول کے لئے قائم نہیں کی۔ بلکہ ترقی دین اور اشاعت اسلام کے لئے الٰہی الہام کے ماتحت اس کو قائم کیا ہے۔

پھر اس اعتراض کی حقیقت اس سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ الوصیت میں تیرھویں شرط یہ تحریر فرمائی ہے۔ کہ"اگر کوئی شخص وصیت کرے۔ پھر کسی اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے۔ یا اس سلسلہ سے روگرداں ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر بھی جائز نہ ہوگا۔ کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے۔ بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں"۔ کیا مال و منال کے حریص ایسی ہی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگ تو ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے مال اکٹھا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معاملہ کس قدر برعکس ہے۔ کہ اس مال کو بھی رکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ جس کا رکھنا قانوناً اور اخلاقاً جائز ہو۔ اور اسکو محض اس لئے رد کرتے ہیں۔ کہ اس کا دینے والا نیکی اور تقوےٰ کے اس معیار پر پورا نہیں اترتا۔ جو آپ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے مقدس انسان پر جس کا ہر ایک فعل خدا کے جلال کے اظہار اور نیکی اور تقوےٰ کے قیام کے لئے تھا مالی محبت کا اتہام لگانا انصاف کا کسقدر خون کرنا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ بہشتی مقبرہ کی تنظیم نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود قائم کی۔ اور نہ کسی مالی فائدہ کا حصول اس کا محرک ہوا۔ بلکہ یہ الہام الٰہی کے ماتحت وقوع میں آئی۔ اور اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی جسکی اطلاع حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

مذاہب غیر کی جدوجہد

یو۔پی و سی۔پی میں آریہ سماجی سرگرمیاں

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس مشن کے پرچارکوں کی شبانہ روز مساعی سے صرف دو ماہ یعنی مارچ و اپریل میں ۲۰۷۶ غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں داخل کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ ویدک دھرم کے مخالفین نے اس شدھی کو روکنے کی بہت کوشش کی۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اب اس مشن نے ایک نئے میدان میں کام شروع کیا ہے۔ جہاں امید ہے کہ اٹھارہ لاکھ غیر ہندو۔ ہندو دھرم میں داخل کئے جا سکیں گے۔ مقابلہ بہت سخت ہے۔ اور اس میں ہم اسی صورت میں پورے اتر سکتے ہیں۔ کہ مال و دولت اور کارکن کافی تعداد میں مل سکیں۔ ریورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہمیں روپیہ اور کارکنوں کی ضرورت ہے:

مسلمانوں کو اس سے کچھ سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ یہ غیر ہندو جو اس قدر کثیر تعداد میں ہندو بنائے گئے ہیں۔ یا جن کے بنائے جانے کا امکان ہے۔ کون لوگ ہیں سخت مقابلہ اغلباً عیسائی مشنریوں سے ہوگا۔ ورنہ مسلمان تو ایسے خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ کہ انہیں کچھ خبر ہی نہیں ہے۔

ریاست نالہ گڑھ میں آریہ سماجی پرچار پر پابندی

آریہ سماج کے پرچار کی نوعیت سخت قابل اعتراض ہے۔ یعنی یہ لوگ اپنے مذہب میں کوئی خوبی نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے مذاہب پر نازیبا حملے کرتے رہتے ہیں۔ جس سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی ہندو ریاستوں کو بھی ان کے پرچار پر پابندیاں لگانی پڑتی ہیں۔

تازہ اطلاع یہ ہے کہ ریاست نالہ گڑھ میں دیواس کے میلہ کے موقعہ پر تھانہ رام شہر کے انچارج نے آریہ سماج کو پرچار کرنے کی ممانعت کر دی۔ گزشتہ دنوں ریاست ٹونک میں جب ان کی بعض قابل اعتراض سرگرمیوں کی وجہ سے پابندیاں لگائی گئیں تو آریہ سماجیوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔"پرکاش" نے کئی ایڈیٹوریل لکھے۔ اور وہاں بھی حیدرآباد کی طرح ستیہ گرہ کی تحریک جاری کرنے کا عام چرچا تھا۔ لیکن ریاست نالہ گڑھ میں اس طرح پابندی عائد کئے جانے پر"پرکاش" نے صرف چند سطور کا ایک نوٹ لکھنے پر اکتفا کیا ہے۔ اور محض ریاست کے اعلےٰ حکام کو توجہ دلانا کافی سمجھا ہے۔ اس بیّن تفاوت کی وجہ سوائے اس کے کوئی نہیں کہ ایک ریاست ہندو ہے اور دوسری مسلمان۔

سوامی دیانندجی کی تحریرات میں تبدیلی

پنڈت امیر سنگھ ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور نے ایک کتاب بزبان انگریزی لکھی ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ گوشت خوری کے متعلق سوامی دیانندجی کے خیالات کے متعلق بہت سی جعل سازیاں کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے دیباچہ میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ

اہنسا اور گوشت خوری سے نفرت نے ہندوؤں کی ذہنیت اور انکی جسمانی حالت پر بہت بُرا اثر ڈالا ہے۔ پرانے زمانہ کے ہندوؤں کی طرح گوشت ضرور کھانا چاہیئے۔ سوامی دیانندجی گوشت خوری کے حق میں تھے۔ اس کی تائید میں ان کی تحریرات کو بدل کر بعد میں دوسرے فقرے درج کر دیئے گئے ہیں۔ آریہ سماجیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اجمیر کی پرُاپکارنی سبھا سے مطالبہ کریں کہ وہ ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کو پہلے ایڈیشن کے مطابق چھاپے۔ سوامی جی نے اپنی وصیت میں تائید کی تھی۔ کہ ان کی کسی کتاب میں ادل بدل نہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ

دی تھی۔ اور جس کی طرف قرآن کریم کی آیت اذا الجنۃ ازلفت یعنی اس وقت جنت قریب کر دی جائیگی اشارہ کرتی ہے۔ پس بابرکت ہیں وہ وجود جو ان بے حقیقت اعتراضات کو اپنے ایمان کی راہ میں روک نہیں بننے

ریاست حیدرآباد اور آریہ سماج

معاصر ہندو (۱۱ مئی) میں بھائی پرمانند لکھتے ہیں۔ حیدرآباد کے دو ہندو نوجوان ان سے ملنے آئے۔ اور دوران گفتگو میں کہا۔ کہ

"ادھر عام خیال ہے کہ آریہ سماج کو ستیہ گرہ میں بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن عام لوگوں کو پتہ نہیں۔ کہ ہماری حالت پہلے سے بھی بدتر ہو گئی ہے ہم پر پہلے کی نسبت کہیں زیادہ سختیاں کی جا رہی ہیں"۔

آریہ سماج کی حالت بدتر ہونے کی وجہ آریہ سماجی خواہ کچھ ظاہر کریں حقیقت ان کا بیان میں درج ہے لکھا ہے۔

"ریاست کے ہندوؤں کا وہ بڑا بھاری حصہ جو اپنے آپ کو سناتنی کہتا ہے۔ آریہ سماج کا مخالف بنتا جا رہا ہے۔ اس سے ہندوؤں کے باہمی سنگٹھن میں بڑی بھاری روکاوٹ پیدا ہو رہی ہے"۔

گویا سناتنی ہندوؤں کو آریہ سماج کے ساتھ تھوڑا ہی عرصہ تعلق رکھنے سے ان کے کھانے کے دانت نظر آ گئے۔

کشمیر میں ہندو استادوں کو عیسائی بنانے کا سوال

ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ کشمیر کے ہندوؤں کو شکایت ہے، کہ ریاست کشمیر میں بعض ہندو استادوں کو مشنری عیسائی بنا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں سری نگر سے ۲۶ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کشمیر ہندو لیگ کے ایک وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اور چرچ مشن سکولوں میں ہندو استادوں کو عیسائی بنانے کے متعلق اپنی شکایات پیش کیں۔ اور درخواست کی۔ کہ اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔

نیروبی میں جماعت احمدیہ اور سکھ صاحبان کے دوستانہ تعلقات

نیروبی ۱۳ اپریل بذریعہ ڈاک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی تعلیم کے ماتحت موجودہ زمانہ میں امن عالم کی جو بنیاد رکھی ہے۔ اور مختلف اقوام میں قیام اتحاد کے جو قیمتی اصول بیان فرمائے ہیں۔ وہ جوں جوں سعید لوگوں تک پہنچتے ہیں۔ وہ ان کی قدر و قیمت سمجھ رہے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ہم نے نیروبی میں جب حضرت اقدس کی کتاب "پیغام صلح" کا گورمکھی ترجمہ تقسیم کیا تو بعض سکھوں نے کہا۔ کہ یہ رسالہ زیادہ تعداد میں چھپوائیں۔ ہم اس کی اشاعت کے لئے روپیہ بڑی خوشی سے دیں گے۔ پھر ایک تعلیم یافتہ سکھ دوست نے جو انگلستان وغیرہ رہ آئے ہیں۔ عاجز سے کہا کہ "اب آئندہ دنیا میں امن حضرت مرزا صاحب کی جماعت کے ذریعہ ہی قائم ہوگا"۔ پھر کہا "میں نے حضرت مرزا صاحب کی کتاب "پیغام صلح" پڑھی ہے۔ اور میں جماعت احمدیہ کے قیام امن اور اتحاد و اخوت کو ترقی دینے والی مساعی کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ اور میرا دلی یقین ہے۔ کہ اب دنیا میں حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کے ذریعہ ہی امن قائم ہوگا"۔

گذشتہ سال یہاں ایک نیا گوردوارہ بنا۔ جس کے افتتاح کے وقت جماعت احمدیہ کے افراد موجود تھے۔ اور ایک احمدی نے تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ ہمیں معابد کا پورا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور ہماری اپنی عبادت گاہ ہر مذہب والوں کے لئے کھلی ہے۔ جو وہاں اپنے طریق پر اللہ تعالےٰ کی عبادت کر سکتے ہیں۔ اس پر سکھ اصحاب نے بھی اعلان کیا۔ کہ احمدی مسلمان ہمارے گوردوارہ میں اپنی نماز جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں۔ الغرض اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے یہاں ہمارے تعلقات ہندوؤں اور سکھوں سے بھائیوں کے سے ہیں۔ اور ہمارے معزز سکھ اور ہندو بھائی ہمیشہ ہمیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے پیشواؤں کی ویسی ہی عزت کرتے ہیں۔ جیسی کہ اپنے گوروؤں اور بزرگوں کی۔ احمدیوں کا تو یہ مذہبی فرض ہے۔ اور وہ تو ہر حال میں دوسرے مذاہب کے سب بزرگان کی پوری پوری عزت و احترام کرتے ہیں۔

آج سکھ بھائیوں کا ایک مذہبی تہوار تھا۔ جس میں دو گوردواروں میں تقریر کرنے کے لئے انہوں نے محترمی حافظ محمود اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی کو دعوت دے رکھی تھی۔ ایک گوردوارہ کے کارکنوں نے ساری جماعت کو دعوت طعام بھی دی۔ محترمی شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ ہم حضرت بابا گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ویسی عزت کرتے ہیں جیسی کہ دوسرے اولیاء اور بزرگوں کی۔ حضرت بابا صاحب نے بھی دنیا کے اتحاد و اتفاق کے لئے بہت کوشش کی ہے۔

گورو گوبند سنگھ جی کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ جیسا کہ ان کے فارسی اشعار سے پایا جاتا ہے جن میں انہوں نے اورنگ زیب عالمگیر کو نہایت سخی۔ عمدہ سیاست دان۔ خدا کے نور سے منور۔ اور فرشتہ خصلت بیان کیا ہے۔ اور یہ نظم ان کے صاحبزادوں کے واقعہ قتل کے بعد کی ہے۔ اگر گورو گوبند سنگھ جی اپنے معصوم بچوں کے قتل میں ذرا بھی حضرت اورنگ زیب کا دخل سمجھتے تو ہرگز ان کی نیکی کی تعریف نہ کرتے اور اپنے اشعار میں یہ نہ کہتے۔ کہ اگر حکم ہو تو جان و مال لے کر حاضر خدمت ہو جاؤں۔

آپ نے بیان فرمایا۔ کہ یہ محض دھوکہ دہی اور تاریخ کو بگاڑ کر مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہے۔ کہ سرہند کے غیر مسلم دیوان نے اپنے ذاتی عناد کی بناء پر گورو جی کے بچوں کو قتل کرایا تھا۔ اور جب حضرت اورنگ زیب کو یہ اطلاع ملی۔ تو آپ نے نواب سرہند کو سخت سزا دی۔ گورو گوبند سنگھ جی ان حالات کو بخوبی جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تعلقات بادشاہ وقت سے بدستور قائم رکھے۔

بالآخر فرمایا۔ کہ اسلام حق اور صداقت کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہی تعلیم ہے۔ کہ ہم حق اور راستبازی پر قائم رہیں۔ لہٰذا اگر کسی مسلمان کا قصور کسی معاملہ میں ثابت ہو تو ہم کھلم کھلا اس سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور ہرگز اس لئے اس کی حمایت نہ کریں گے کہ وہ ہمارا ہم مذہب ہے۔ ہمیں تاریخ سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت اورنگ زیب کا اس معاملہ میں کچھ دخل نہ تھا۔ لہٰذا ہم سچائی کے اظہار کے طور پر پورے ثبوت رکھتے ہوئے یہ بات کہتے ہیں۔

تقریر کے خاتمہ پر سکھ صاحبان نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ یہ جماعت احمدیہ کا ہم پر احسان ہے۔ کہ ایسے زریں خیالات سننے کا ہمیں موقعہ ملا ہے۔ ہم بھی جماعت احمدیہ کے بزرگوں کا پورا پورا احترام کرتے ہیں۔ امید ہے کہ شاہ صاحب آئندہ بھی یہاں تشریف لا کر ہمیں درشن دیں گے اور اپنے قیمتی خیالات سے ہمیں فائدہ پہنچائیں گے۔ دونوں گوردواروں میں ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کا وقت تھا۔ اور بفضلہ تعالےٰ ایک ہزار سے زائد معزز افراد نے ان خیالات کو سنا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے ہم سب کو اپنی ہدایت…

علاقہ کانگڑہ کے اچھوتوں کے صحیح حالات

اچھوت پن کو اسلام ہی دور کر سکتا ہے

تقریباً چھ ماہ قبل ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں نے وہاں کے ہندوؤں کے مظالم سے تنگ آ کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ ہمیں کسی ایسے دھرم کی تلاش کرنی چاہیئے۔ جو کم از کم ابتدائی انسانی حقوق تو دے سکے۔ چنانچہ مختلف مقامات پر جلسے کر کے انہوں نے اپنے ان خیالات کا اظہار کیا۔

اس پر آریوں نے اپنے اخباروں میں ہندوؤں کو مخاطب کر کے یہ زبردست پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ ضلع کانگڑہ کے ۵۰ ہزار اچھوتوں کو مسلمان ہونے سے بچایا جائے۔ چنانچہ ہندوؤں کے چوٹی کے لیڈر بھی آریوں کی اس اپیل سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ گاندھی جی اور مالویہ جی نے خاص طور پر پیغام بھیجے۔ کہ کانگڑہ کے اچھوتوں کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ اس پر ہندو سبھا کے لیڈر رائے بہادر لالہ رام سرنداس ممبر کونسل آف سٹیٹ۔ راجہ نریندر ناتھ صاحب۔ ڈاکٹر سر نارنگ سوامی ستیہ نند موضع جوالی میں پہنچے اور ایک جلسہ کر کے وہاں کے ہندوؤں کو سمجھایا۔ کہ وہ اچھوتوں کو چشموں سے پانی بھرنے کی اجازت دیں۔ اور ان سے اچھا سلوک کریں۔ راسخ الاعتقاد ہندوؤں نے اسے دھرم اور مذہب کے خلاف سمجھا۔ اور اپنے سابقہ طریق عمل میں تبدیلی کرنے کیلئے قطعاً تیار نہ ہوئے۔ مگر ہندو لیڈروں نے دھینگا مشتی سے اچھوتوں کو چشموں پر چڑھا دیا۔ اسپر ہندوؤں نے ایسے چشموں سے پانی پینا چھوڑ دیا۔ اور دریا سے لا کر پانی پینے لگے۔ ہندوؤں نے کئی بار اچھوتوں سے کہا کہ وہ ان چشموں کو چھوڑ دیں۔ لیکن اچھوتوں نے انکار کیا۔ اور کہا کہ جن لیڈروں نے ہمیں پانی بھرنے کی اجازت دی ہے۔ وہ اگر ہمیں کہیں گے۔ تو ہم چھوڑ دیں گے۔

آخر ۱۱ ؍ مئی کو دو ہزار راجپوتوں نے جو کہ لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ اچھوتوں پر حملہ کر دیا کئی ایک اچھوت مرد اور عورتیں زخمی ہوئیں اور ان کے گھڑے توڑ دیئے۔ اور بالٹیاں چھین لیں۔ اور چشمہ پر قبضہ کر لیا۔ ہندوؤں نے اس چشمہ کا سارا پانی نکال دیا اور گنگا جل ڈال کر اس کو پوتر کیا۔ بعض لوگ اس واقعہ کو پڑھ کر ہندوؤں کو برا بھلا کہیں گے جیسا کہ بعض اخباروں نے اس واقعہ پر ان کو ملامت بھی کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ ہندو معذور ہیں۔ کیونکہ ان کا دھرم اجازت نہیں دیتا۔ کہ اچھوتوں کے ساتھ کھان پان کیا جائے۔ ہندو دھرم شاستر پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اچھوت کے ساتھ چھونا یا اس کے ساتھ کھانا پینا یا اور کوئی تعلق قائم کرنا دھرم کے خلاف ہے۔ اور انسان کو پاپی بنا دیتا ہے۔ پس جب تک ہندو اپنے ان دھرم گرنتھوں کو ایشوری گیان مانتے اور ان پر عمل کرنا اپنا دھرم سمجھتے ہیں۔ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ان کی تعلیم کے خلاف اچھوتوں کے ساتھ مل سکیں۔

چنانچہ ہندو شاستر میں رشی اتری لکھتے ہیں۔ کہ :- "جس کنوئیں سے چنڈال کا برتن چھو جائے۔ اس کنوئیں کے پانی کو جو پیتا ہے۔ وہ گائے کا پیشاب اور جو کھا کر تین رات کے بعد پاک ہوتا ہے۔" ص ۱۸۷

۲- "جو شخص لاعلمی میں اچھوتوں کے تیرتھ۔ تالاب۔ ندی وغیرہ کا پانی پیتا ہے وہ پنچ گوبر (یعنی گائے کا پیشاب۔ گوبر دودھ۔ گھی۔ دہی) پینے سے شدھ ہوتا ہے" ص ۳۴۵

۳- جس کنوئیں میں چنڈال کے برتن کا پانی گر گیا ہو۔ اس کنوئیں کے پانی کو پینے سے تین دن تک گائے کا پیشاب اور جو کا بھوجن کرنے سے شدھ ہو جاتا ہے۔

۴- اگر کوئی براہمن بغیر علم کے چنڈال کے گھڑے کا پانی پی لیتا ہے اور اگر اس نے اسی وقت تے کر دی تو تین دن برت رکھنے سے شدھ ہوگا لیکن اگر وہ پانی کسی طرح باہر نہ نکال سکے۔ تو پھر اس کی شدھی پنہ برت سے ہوگی۔ ص ۱۶۲

غرض سینکڑوں ایسے حوالے ہندو گرنتھوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں صاف طور پر شودر اور اچھوت سے مل کر پانی پینے یا اس کے چشمہ اور کنوئیں سے پانی پینے والے کو پاپی کہا گیا ہے۔ پس ان دھرم گرنتھوں کی ایسی تعلیم کے ہوتے ہوئے کس طرح ضلع کانگڑہ کے ہندو اچھوتوں کے ساتھ ایک چشمہ سے پانی لے سکتے ہیں۔ آریہ سماجی دوست اس کے جواب میں کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم ان گرنتھوں کو نہیں مانتے۔ ہم سوامی دیانند کو مانتے ہیں۔ جنہوں نے اچھوت پن کا ناش کر دیا ہے۔ لیکن اچھوتوں کو چاہیئے کہ وہ آریہ سماجی دوستوں کی ان باتوں میں نہ آئیں۔ کیونکہ خود سوامی جی نے اچھوت کے ہاتھ کا کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح ایک آدمی نے جب پوچھا۔ کہ کیا اگر کوئی اچھوت چاروں وید پڑھ کر برہمن بن جائے۔ تو اس کو برہمن اپنی لڑکی دے دے؟ سوامی جی نے کہا۔ "نہیں" اچھوت کو وید کا ادھیکار نہیں ہے۔ سوامی جی کے سارے جیون میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں کہ انہوں نے کسی اچھوت کے ہاتھ یا اس کے ساتھ بیٹھ کر پانی پیا یا کھانا کھایا ہو۔ ہاں اس کے خلاف کئی مثالیں مل سکتی ہیں۔

آخر میں میں اچھوتوں سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ہندوؤں سے کسی قسم کا گلہ نہ کریں۔ کیونکہ وہ معذور ہیں۔ انکے دھرم گرنتھ چھوت ضروری قرار دیتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی حقیقی رنگ میں آپ کے دکھوں کو دور کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہے۔ جس میں داخل ہو کر ایک اچھوت بھی وہی حقوق حاصل کر لیتا ہے۔ جو ایک پیدائشی مسلمان کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ خود ہندو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ بھائی پرمانند جی لکھتے ہیں :-

"ایک شخص آج مسلمان ہوتا ہے۔ اسی وقت اس میں ایک تبدیلی آ جاتی ہے۔ وہ مسلمان سماج کا انگ (عضو) بن جاتا ہے۔ اس میں مسلمان سماج کے لئے مذہبی جوش اور اُتساہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن آریہ سماج میں داخل ہونے پر کوئی ایسا نیا جیون پیدا نہیں ہوتا۔"

(آریہ گزٹ ۲۶ ؍ مئی ۲۸ء)

سر پی۔ سی رائے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ لکھتے ہیں :-

"سب مذاہب سے زیادہ اسلام میں مساوات کا اصول پایا جاتا ہے۔ یہ مکمل طور پر سب انسانوں کو برابر بناتا ہے اسلام کو قبول کرتے ہی تم میں اور کسی دوسرے مسلمان میں فرق نہیں رہتا۔ مسجد میں بادشاہ امیر۔ فقیر۔ بہشتی اور ادنے سے ادنے قلی سب ایک ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ اسلام میں رنگ کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔"

اس قسم کے اور بھی کئی حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن میں ہندوؤں نے اقرار کیا ہے۔ کہ واقعی اسلام میں اچھوتوں کو مساوات حاصل ہو سکتی ہے۔

اب اسلام کا درد رکھنے والے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اچھوتوں کی موجودہ بیداری سے فائدہ اٹھائیں اور ان میں تبلیغ کے لئے انجمن ترقی اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ جس کی طرف

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

"مندرجہ ذیل عہدیداروں کو تاریخ اعلان سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔"
ناظر اعلےٰ قادیان

قادیان حلقہ دارالبرکات شرقی

پریذیڈنٹ — مولوی عطا محمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ — بابو عبدالغنی صاحب
سکرٹری مال — " " "
" تعلیم و تربیت — قاضی بشیر احمد صاحب
" امور عامہ — چوہدری عبدالمجید صاحب بی۔اے
" تبلیغ — منشی برکت علی صاحب

مونگھیر

سکرٹری تبلیغ — مولوی عبدالنعیم صاحب
" تعلیم و تربیت — مولوی عبدالباقی صاحب ایم۔اے
" مال — " " "
" امور عامہ و خارجہ } سید وزارت حسین صاحب
" وصایا }
" تالیف و تصنیف — حکیم خلیل احمد صاحب
" ضیافت } سید عبدالغفار صاحب
امین۔ محاسب }
آڈیٹر — مولوی محمد نعیم صاحب
سکرٹری نشر و اشاعت — سید عبدالستار صاحب

انبالہ شہر

سکرٹری مال — بابو عبدالحلیم صاحب
" تعلیم و تربیت — بابو عبدالغنی صاحب
" تبلیغ — میاں محمد مستقیم صاحب وکیل
" امور عامہ و خارجہ — بابو کرامت اللہ صاحب

ڈیرہ غازی خاں

پریذیڈنٹ — چوہدری عطا محمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ — ملک عزیز محمد صاحب وکیل
سکرٹری تبلیغ — " " "
" امور عامہ و خارجہ — ملک عزیز محمد صاحب وکیل
" تعلیم و تربیت — چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار
" مال و امین } مولوی محمد عثمان صاحب
" تحریک جدید }
" تالیف و تصنیف } ملک عنایت اللہ صاحب
" نشر و اشاعت }
سکرٹری ضیافت — منشی غلام رسول صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری ضیافت — میاں عبدالرحمٰن صاحب

گھاٹورا (بنگال)

پریذیڈنٹ — میاں شمس الدین صاحب
سکرٹری — علی احمد شکر صاحب

گورداسپور

سکرٹری مال } ماسٹر عطا محمد صاحب
" تبلیغ }
اسسٹنٹ سکرٹری مال } منشی عبدالحق صاحب
" تبلیغ }

بھاگل پور شہر

سکرٹری تبلیغ — قاضی کلیم الدین صاحب
" تعلیم و تربیت }
" امور عامہ } مولوی اختر علی صاحب
" امور خارجہ }
سکرٹری وصایا — مولوی عبدالحلیم صاحب
" مال }
" ضیافت } مولوی ابوالحسن صاحب
امین محاسب }
سکرٹری تالیف و تصنیف — حضرت مولانا عبدالماجد صاحب
آڈیٹر — مولوی اکرام الحق صاحب
سکرٹری نشر و اشاعت — مولوی نظر الحق صاحب

خانپور ملکی

پریذیڈنٹ — محمد عاشق حسین صاحب
سکرٹری تبلیغ — حافظ سید فضل کریم صاحب
" مال — محمود الحسن صاحب
" تعلیم و تربیت — محمد اصغر حسین صاحب
امام الصلوٰۃ — حافظ شیخ الٰہی بخش صاحب

ڈنگہ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ — محمد صغیر صاحب
سکرٹری مال — احمد دین صاحب
" تبلیغ — سید سردار علی شاہ صاحب
امام الصلوٰۃ — احمد دین صاحب
سکرٹری تحریک جدید — نور ماہی صاحب

دوتوچھ ضلع جہلم

پریذیڈنٹ }
امین } ملک غلام محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ }
سکرٹری مال — ملک عبدالرحمٰن صاحب
محاسب — میاں دوست محمد صاحب
نائب پریذیڈنٹ }
سکرٹری تعلیم و تربیت } میاں نادر علی صاحب
امام الصلوٰۃ }
سکرٹری دعوۃ و تبلیغ — میاں نور محمد صاحب

ہال پور

پریذیڈنٹ — ماسٹر رشید احمد صاحب
سکرٹری مال — بشیر احمد صاحب
زنگریز۔

ٹراونکور (مالابار)

پریذیڈنٹ — ایم محمد کنجی صاحب
وائس پریذیڈنٹ — محمد یوسف صاحب
سکرٹری — ایم۔ ابوبکر صاحب
آڈیٹر — ای۔ ایس ابوبکر صاحب

سرائیل (بنگال)

پریذیڈنٹ — ماسٹر میر صدیق علی صاحب
وائس پریذیڈنٹ — میاں عبدالمطلب صاحب

لنگیری (جالندھر)

پریذیڈنٹ — محمد اسمٰعیل صاحب

سکرٹری مال و تحریک جدید — میاں نظام الدین صاحب
محاسب — عبدالغنی صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — حکیم عبدالرحمٰن صاحب
" ضیافت — حکیم ابراہیم صاحب
امام الصلوٰۃ — غلام قادر خاں صاحب

آگرہ

پریذیڈنٹ }
سکرٹری امور عامہ } شیخ اللہ جوایا صاحب
" نشر و اشاعت }
سکرٹری تبلیغ } ڈاکٹر محمد حسین صاحب
" اصلاح مابین }
" تعلیم و تربیت } منشی محمد اسمٰعیل صاحب
امام الصلوٰۃ }
سکرٹری مال } میاں منور الدین صاحب
" تحریک جدید }
" وصایا — منشی ظہور الدین صاحب

(باقی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انقرہ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایران کی روسی سرحد پر بھاری تعداد میں روسی فوج اور پیراشوٹ جمع ہو رہے ہیں۔ نیز جرمن سیاحوں کے بھیس میں بہ تعداد کثیر ایران میں داخل ہو رہے ہیں

شملہ ۳۱ مئی۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اعلان کیا ہے کہ ۱۵ جون ۱۹۴۱ء کے بعد کوئی شخص اخباری کاغذ کو سوائے اخبار والوں کے کسی اور کے پاس فروخت نہیں کر سکے گا۔ اور کوئی پریس اس کاغذ کو اخبار کے سوا کسی اور ضرورت کے لئے استعمال نہیں کر سکیگا اخبارات اور کاغذ فروشوں کو ماہوار گوشوارے حکومت کو بھیجنے ہوں گے کہ انہیں کسقدر کاغذ کی ضرورت ہوتی ہے

وشی ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کے سابق قیصر کی حالت تشویشناک ہے۔ اس کی لڑکی اس کی تیمارداری کے لئے اس کے پاس پہنچ گئی ہے۔ اور لڑکے کے بھی جلد پہونچنے کی توقع ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ جنرل ڈیگال کی آزاد فرانسیسی نوآبادی جاؤ (وسطی افریقہ) کی سرحدوں پر فرانسیسی اور اطالوی فوجیں قلعے تعمیر کر رہی ہیں۔ نیز وہاں ایک وائرلیس سٹیشن بھی قائم کیا گیا ہے۔ خیال ہے۔ کہ جنرل ڈیگال کی فوجوں پر حملہ کیا جائے گا۔ یہ خبر پہلے آچکی ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ جنرل ڈیگال پر حملہ کا فیصلہ کر چکی ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ گذشتہ رات آئرلینڈ کے صدر مقام ڈبلن پر شدید بمباری ہوئی۔ درجنوں مکان تباہ ہو گئے۔ قریباً ساٹھ اشخاص ہلاک اور اس سے دوگنے مجروح ہوئے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ حملہ آور کون تھے۔

لاہور ۳۱۔ پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ نے سنڈیکیٹ کی سفارش کو منظور کرتے ہوئے دیوان بہادر ایس۔ پی سنگھا کنٹرولر امتحانات کو لالہ ایشور داس کی جگہ رجسٹرار مقرر کیا ہے۔ اور کنٹرولر امتحانات کی اسامی اڑا دی ہے۔

لنڈن۔ یکم جون۔ کل رات برطانیہ پر کوئی بڑا حملہ نہیں ہوا۔ مرسی سائیڈ کے علاقہ میں بمباری سے کچھ مالی نقصان ہوا۔ بعض لوگ ہلاک اور مجروح بھی ہوئے۔ تین جرمن جہاز گرائے گئے۔ دو کل رات گرائے گئے۔

لنڈن۔ یکم جون میکسیکو کے پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر امریکہ نے جنگ میں شرکت کا فیصلہ کیا تو میکسیکو اس کا ساتھ دے گا۔ اور اس کی پوری پوری مدد کرے گا۔ امریکہ کے اخبارات نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تازہ تقریر کی تائید کی ہے۔

بمبئی یکم جون۔ کل کوئی تازہ واردات نہیں ہوئی۔ بمبئی گورنمنٹ کے دفاتر سوموار کو پونا میں کھلیں گے۔

شملہ یکم جون۔ آج حکومت ہند کے کامرس ممبر سے ایڈیٹروں کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ اور اخباری کاغذ کے متعلق گفتگو کی۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ بی۔ بی۔ سی نے بیان کیا ہے۔ کہ ایڈمرل ڈارلان نے اخبار نویسوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ کہ تیونس کی فرانسیسی بندرگاہ بمباری کے لئے برطانیہ کا یہ جواب قابل اعتنا نہیں کہ وہاں اطالوی جہاز تھے۔ برطانیہ ہمیں صرف بھڑکانے کے لئے یہ جارحانہ کارروائیاں کر رہا ہے۔ فرانس کو پورا پورا حق ہے۔ کہ اپنی بندرگاہوں میں جس جہاز کو چاہے ٹھہرنے دے۔

قاہرہ۔ یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ رشید علی کے عراق سے بھاگ جانے پر جرمن ہوائی جہازوں کو وہاں سے واپس بلایا جا رہا ہے

لنڈن یکم جون۔ لارڈ ہیلی فیکس نے امریکن اخبار نویسوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر جرمن کریٹ پر قابض بھی ہو جائیں۔ تو اس سے جنگ کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک یورپ نازیوں کے چنگل سے آزاد نہیں ہوتا۔ اور آزادی کا بول بالا نہیں ہوتا۔ برطانیہ صلح کا نام بھی نہ لے گا۔

لنڈن یکم جون۔ ذمہ وار حلقوں کا بیان ہے۔ کہ عراق میں عارضی صلح کے سمجھوتہ پر کل شام کو دستخط ہو گئے۔ اس سے عراق کی آزادی پر کوئی آنچ نہیں آئی۔ امیر عبد الالہ سابق ریجنٹ کو آئینی گورنمنٹ کے قیام میں پوری مدد دی جائے گی۔ سمجھوتہ کی پوری شرطیں ابھی معلوم نہیں ہو سکیں۔ عنقریب ان کے متعلق ایک سرکاری اعلان کیا جائے گا۔

قاہرہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ بغداد میں اب امن و امان ہے شہر کے میئر نے اعلان کیا ہے۔ کہ لوگ چاہتے ہیں۔ امیر عبد الالہ یہاں پہنچ کر آئینی حکومت قائم کریں۔

قاہرہ یکم جون۔ لیبیا اور ابے سینیا کی لڑائی کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔

لنڈن یکم جون۔ مئی کے مہینہ میں رات کے وقت برطانیہ میں دشمن کے ۱۴۳ اور یورپ میں تیرہ ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ اس سے قبل رات کے وقت اتنے جہاز کسی مہینہ میں برباد نہیں کئے گئے تھے۔ اس عرصہ میں برطانیہ کے ۵۵ جہاز یورپ میں۔ اور اٹھارہ برطانیہ میں کام آئے۔

واشنگٹن یکم جون ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ نئے مالی سال میں ملکی دفاع پر تین ارب پونڈ صرف کرے گا۔ پٹہ اور ادھار پر مال دینے پر آٹھ ارب پونڈ۔

لنڈن یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ناروے کے جرمن بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف نے خودکشی کر لی ہے خودکشی کی وجہ تو معلوم نہیں ہوئی۔ مگر کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ہیس کی پارٹی سے تعلق رکھتا تھا۔

روم یکم جون۔ اطالوی گورنمنٹ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسولینی کا چیف پرائیویٹ سیکرٹری مستعفی ہو گیا ہے۔ جو سات برس سے اس خدمت پر مامور تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ استعفا بعض نجی باتوں کی بنا پر دیا گیا ہے

لنڈن۔ یکم جون۔ برطانیہ کے جنگی دفتر نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی فوجیں کریٹ سے واپس آرہی ہیں۔ اور اس وقت تک پندرہ ہزار مصر پہونچ چکی ہیں۔ یونان پر قبضہ کی وجہ سے جرمن ہوائی جہاز کریٹ پر شدید حملے کر رہے ہیں۔

قاہرہ یکم جون۔ سولم کے علاقہ میں جرمن پیشقدمی کو روک دیا گیا ہے۔

کراچی۔ یکم جون۔ حکومت سندھ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو رپورٹ کرے گی۔ کہ صوبہ میں میڈیکل کالج کے قیام کی ضرورت ہے یا نہیں

شملہ یکم جون۔ ہندوستان کے ایڈیٹروں کی جو کانفرنس یہاں ہو رہی ہے۔ اس کا ایک وفد کل بھی کامرس ممبر سے ملے گا۔ اخباری کاغذ کے متعلق تازہ عائد کردہ پابندیوں کے حسن و قبح پر تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔

بمبئی یکم جون۔ آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس یہاں ہو رہا ہے۔ اس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ہندو عورتوں کے لئے وراثت کا قانون زرعی جائیداد پر بھی حاوی ہونا چاہیئے۔

الہ آباد۔ یکم جون۔ مسز ۔ جے لکشمی پنڈت نے فی الحال رنیا چین کا دورہ ملتوی کر دیا ہے

مدراس۔ یکم جون۔ ہندوستان کے مشرقی کنارے پر جو طوفان آیا تھا۔ اس سے ۲۶۲ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور صرف جنوبی مالابار میں ۲۶ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک ترکی ٹیکنیکل کمیشن عنقریب امریکہ جا رہا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جنگی جہاز اور ہوائی جہاز حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی